خواتین مخالف امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن (CEDAW)

محمد عبدالصبور

خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1979ء میں اپنایا۔ اسے خواتین کے حقوق کے بین الاقوامی مسودہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ 30 آرٹیکلز پر مشتمل ہے۔ یہ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی اقسام کی وضاحت کرتا ہے اور ان کے خاتمہ کے لئے قومی سطح پر اقدامات کرنے کے لئے ایجنڈا تشکیل دینے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کے بین الاقوامی کنونشن کا مقصد عورتوں کیخلاف تمام قسم کے امتیاز اور تفریق کا خاتمہ ہے۔ اس پر اپریل 2003ء تک 97 ممالک نے دستخط کئے تھے اور 173 ممالک نے اس کی توثیق کی ہے۔ کوئی ملک کنونشن کی توثیق کرتے ہی اس کے اطلاق کا پابند ہو جاتا ہے۔ پاکستان نے 12 مارچ کو اس کی توثیق کی تھی۔

کنونشن خواتین سے امتیازی سلوک کی وضاحت اس طرح کرتا ہے کہ خواتین سے جنس کی بنیاد پر کوئی فرق روا نہ رکھا جائے اور انہیں مردوں کی طرح زندگی کے ہر میدان میں بنیادی انسانی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، ثقافتی اور سماجی حقوق ملنے چاہئیں۔

کنونشن کو تسلیم کرنے سے ریاستیں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے اور درج ذیل اقدامات کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔

☆ وہ مردوں اور خواتین کی برابری کے اصول کو اپنے قانونی نظام کا حصہ بنائیں گی۔ امتیازی قوانین کو ختم کریں گی اور خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کو روکنے کے لئے موزوں قوانین اپنائیں گی۔

☆ خواتین سے امتیازی سلوک کے خلاف موثر تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے عوامی ادارے اور ٹریبونلز بنائیں گی۔

☆ خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کو یقینی بنائیں گی۔

کنونشن سیاسی اور نجی زندگی میں خواتین کو مواقع تک مساوی رسائی اور مسلسل مواقع فراہم کرنے کیلئے مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

ریاست میں موجود تمام جماعتیں ایسے اقدامات کرنے پر اتفاق کرتی ہیں جس سے خواتین اپنے انسانی حقوق اور آزادی سے مستفید ہو سکیں۔

کنونشن انسانی حقوق کا واحد معاہدہ ہے جو کہ خواتین کے افزائش نسل کے حق کو تسلیم کرتا ہے اور خاندانی تعلقات اور صنفی کرداروں پر اثر انداز ہونے والی ثقافت اور روایات کو نشانہ بناتا ہے۔ کنونشن خواتین اور ان کے بچوں کے قومیت حاصل کرنے، بدلنے اور قومیت قائم رکھنے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ جن ممالک نے کنونشن کو تسلیم کیا ہے، وہ قانونی طور پر اس پر عمل درآمد کے پابند ہیں اور ہر چار سال بعد رپورٹ جمع کرانے کے پابند ہیں۔

میکسیکو 1975ء سے بیجنگ 1995ء:

1972ء کے اوائل میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1975ء کے سال کو خواتین کا عالمی سال قرار دیا اور 1975ء میں میکسیکو شہر میں دنیا بھر کی خواتین کی عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس عالمی کانفرنس کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

☆ مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کو پروان چڑھانا اور وسعت دینا۔

☆ ترقی کی راہ میں عورتوں کی بھرپور شرکت کو یقینی بنانا۔

☆ بین الاقوامی امن و سلامتی کے فروغ میں خواتین کی شرکت کو بڑھانا۔

ان فیصلوں سے بہترین نتائج برآمد ہوئے۔

خواتین کے عالمی سال نے اقوام متحدہ کو خواتین کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل دیا۔ خواتین کا عالمی سال خواتین کانفرنسز کے مسلسل انعقاد میں مددگار ثابت ہوا۔ ان کانفرنسز میں خواتین کی ترقی، سلامتی اور مساویانہ سلوک سے متعلق گلوبل پالیسی ڈاکومنٹس پر توجہ مرکوز کی گئی۔ 1995ء میں بیجنگ میں ہونے والی خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس کے پلیٹ فارم کو اس مقصد کے حصول کے لیے بھرپور طریقے سے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

خواتین کی عالمی کانفرنس 1975ء:

خواتین کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد حکومتی سطح پر ہوا جس میں خواتین کے حوالے سے ان کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی اور ماضی میں خواتین کی ترقی، سلامتی اور مساویانہ سلوک سے متعلق کیے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے پلان کی منظوری دی اور 85-1976ء کو عشرہ برائے خواتین قرار دیا گیا اور ایک درمیانی عشرہ یعنی گذشتہ پانچ سال کی مدت کی کامیابیوں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ پانچ سال کے اہداف کا تعین کیا گیا۔

خواتین کی عالمی کانفرنس 1980ء:

دوسری کانفرنس میں دوسری مدت کے ایکشن پلان کا تعین کیا گیا اور مساوات کی تعریف کی گئی کہ مساوات

کا مطلب صرف قانونی مساوات ہی نہیں بلکہ ترقی کی راہ میں برابر مواقع، برابر ذمہ داریاں اور بنیادی حقوق میں برابری ہے۔

خواتین کی تیسری کانفرنس 1985ء

خواتین کی تیسری کانفرنس میں تمام حاصل شدہ تجربات، خواتین کی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں، اور اقوام متحدہ کے "عشرہ برائے خواتین" کے نتائج کا جائزہ لیا گیا تاہم میکسیکو کانفرنس میں متعین تمام اہداف کا حصول ممکن نہ ہوسکا۔ سب سے بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ عالمی سطح پر خواتین کے مسائل ابھر کر سامنے آئے۔ خواتین کی زندگی اور ان کے حالات پر معلومات کا بڑے پیمانے پر تبادلہ کیا گیا۔ ایک اور اہم قدم اس کانفرنس میں یہ اٹھایا گیا کہ ترقی کی تعریف خواتین کے تناظر میں دوبارہ کی گئی۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے نیروبی کانفرنس میں عورتوں کی ترقی کے لیے لائحہ عمل بنانے پر زور دیا اور اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ہر پانچ سال بعد عورتوں کی ترقی کا جائزہ لینے کے لیے سروے کروائے جائیں۔

NGOs کی اس کانفرنس میں شرکت کا مقصد خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہی نہیں تھا بلکہ انہوں نے اقوام متحدہ کی دستاویزات کی تیاری میں اور حکومت کے ساتھ تنظیم سازی میں ایک نیا رُخ فراہم کیا۔ خواتین نے اپنے آپ کو منظم کیا، اپنی حکومتوں سے ملیں اور ایسے ایشوز کو حکومت کے سامنے پیش کیا جن کو لینے میں وہ ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہی تھیں اور اپنے مسائل کے حل کے لئے نہ صرف مقامی سطح پر بلکہ بین الاقوامی طور پر عملی اقدامات کئے۔ مزید برآں این جی اوز کے نمائندے سرکاری کارروائی کی نگرانی کرنے اور حکومتی وفود سے زبان اور دوسرے ایشوز پر بات چیت کرنے کے لئے موجود تھے۔

این جی اوز کے اس تصور کو علاقائی یا بین الاقوامی منصوبہ بندی کمیٹیوں کے ذریعے این جی اوز نے خود فروغ دیا، این جی اوز نے اس تصور کے فروغ کے لئے سیمینارز، لیکچرز، ورکشاپس، نمائش، مظاہروں، اجلاس، تھیٹرز، کنسرٹ اور دوسرے فنکارانہ پرفارمنسز کو استعمال کیا۔

عملی لائحہ عمل 1995ء

بیجنگ میں خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس (4-15 ستمبر 1995) کے سولہویں مکمل اجلاس میں عملی لائحہ عمل (PFA) کی منظوری دی گئی۔ عملی لائحہ عمل، خواتین کو فیصلہ سازی کا حق دینے میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے تحت خواتین کی حیثیت کو بہتر کرنے کے لئے 12 اہم اور توجہ طلب شعبے جس میں خواتین اور غربت، تعلیم و تربیت، صحت، تشدد، جنگی حالات، معیشت، حکومت، اور فیصلہ سازی میں خواتین کا کردار، خواتین کی ترقی اور انتظامی طریقہ کار، خواتین کے انسانی حقوق، خواتین اور میڈیا، خواتین اور ماحولیات اور بچیوں پر کام کرنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ دنیا بھر میں خواتین کی بنیادی آزادیاں، انسانی حقوق، گھر اور کام میں ہر سطح اور مرحلے پر مردوں کے برابر حقوق دلانے کی حکمت عملی کامیابی کی طرف گامزن ہو۔

بیجنگ +5 (بیجنگ پلس 5)

خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس (بیجنگ) کے پانچ سال گزرنے کے بعد مختلف ملکوں میں عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا اور ختم نہ ہونے والے اور نئے ابھرنے والے مسائل کی نشاندہی کی گئی تاکہ اس سے متعلق ان ممالک میں ہونے والی پیش رفت اور ناکامیوں کو جانچا جاسکے اور اس ضمن میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے حکمت عملی طے کی جاسکے۔ بیجنگ +5 اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں 5 سے 9 جون 2000ء میں منعقد ہوا تھا۔

بیجنگ +10 (بیجنگ پلس 10)

بیجنگ +5 کے مزید 5 سال گزرنے کے بعد بیجنگ +10 کے نام سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک خصوصی اجلاس 2005ء میں منعقد کیا گیا، جس کا مقصد وہی ہے جو بیجنگ +5 کا تھا۔

☆☆☆

کس سے ڈرتے ہو کہ سب لوگ تمہاری ہی طرح
ایک سے ہیں، وہی آنکھیں، وہی چہرے، وہی دل
کس پہ شک کرتے ہو، جتنے بھی مسافر ہیں یہاں
ایک ہی سب کا قبیلہ، وہی پیکر، وہی گل

ہم تو وہ تھے کہ محبت تھا وطیرہ جن کا
پیار سے ملتا تو دشمن کے بھی ہو جاتے تھے
اس توقع پہ کہ شاید کوئی مہماں آجائے
گھر کے دروازے کھلے چھوڑ کے سو جاتے تھے

ہم تو آئے تھے کہ دیکھیں گے تمہارے قریے
وہ در و بام کہ تاریخ کے صورت گر ہیں
وہ آرینے، وہ مساجد، وہ کلیسا، وہ محل
اور وہ لوگ جو ہر نقش سے افضل تر ہیں

روم کے بُت ہوں کہ پیرس کی ہو مونا لیزا
کیٹس کی قبر ہو یا تربتِ فردوسی ہو
قرطبہ ہو کہ اجنتا کہ موہنجوداڑو
دیدۂ شوق نہ محروم نظر بوسی ہو

کس نے دنیا کو بھی دولت کی طرح بانٹا ہے
کس نے تقسیم کئے ہیں یہ اثاثے سارے
کس نے دیوارِ تفاوت کی اٹھائی لوگو
کیوں سمندر کے کنارے پہ ہیں پیاسے سارے

خیر تم شوق سے دیکھو مرا سب رختِ سفر
میں تو پاگل ہوں مری بات پہ مت کان دھرو
یہ کتابیں ہیں، یہ تحفے ہیں، یہ کپڑے میرے
مہر کو ثبت کرو اور مجھے راہداری دو